

زر کی لین دین پر فقہی تحقیق:

سونایا چاندی قرض میں دیکر قیمت واپس لینے کی شرعی حکم

جاری کردہ۔ دارالافتاء جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان بنوں

کیا فرماتے ہیں مفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک آدمی سونے کا قرضہ دیتا ہے، تو پھر اس قرضہ کی وصولی کس طریقے سے کی جائیگی۔

(۱)۔ سونے، چاندی میں ادھار جائز ہے یا نہیں؟

(۲) قرض کی واپسی کے لئے یوم الاداء کی قیمت ضروری ہے؟ یا یوم الوجوب، یوم القبض کی قیمت ضروری ہے؟

مستعلم محمد حفیظ اللہ شریک دورہ حدیث المرکز الاسلامی۔

الجواب بعون الملک الوہاب:

بطور ضابطہ یہ بات ملحوظ رہے کہ اشیاء ربویہ میں خرید و فروخت کے معاملے کے وقت، کمی، زیادتی اور ادھار ناجائز ہے، لیکن قرض کا معاملہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ کیونکہ قرض تبرع اور احسان ہے۔ اس کا کچھ عوض نہیں ہوتا۔ بلکہ مقررہ مدت کے بعد اس شے کا بدل واپس کیا جاتا ہے

”والحجة في ذلك ما قال العلامة ابو بكر الكاساني لان القرض للمال تبرع الا ترى انه لا يقا بله عوض للحال فكأن تبرعا للحال فلا يجوز الا ممن يجوز منه التبرع اه وقال في موضع اخر : ومنها ان يكون مما له مثل كالمكيات والموزونات والعدديات المتقاربة فلا يجوز قرض ما لا مثل له من المزروعات والمعدودات المتقاربة لا نه لا سبيل الى ايجاب رد العين ولا الى ايجاب رد القيمة لا نه يؤدى الى المنازعة لاختلاف القيمة باختلاف تقويم المتقويمين فتعين ان يكون الواجب فيه رد المثل فيتخصص جوازه بما له مثل“ (بدائع الصنائع ۷ / ۳۹۵)

(۲) دوسری یہ کہ امام ابو یوسفؒ کے نزد قراض اور استقراض کی حیثیت اعارہ کی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس میں تاخیر لازم نہیں اگر یہ بھی دوسری معاوضات کی طرح معاوضہ ہو تو تاخیر کے شرط لازم ہونا چاہئے تھا۔ اور قراض الدراہم والدنانیر کی صورت میں افتراق قبل القبض سے یہ عقد باطل ہو جاتا جبکہ اس میں افتراق قبل القبض جائز ہے۔ کافی البدائع:۔۔۔

”قوله : وكذا قراض الدراهم والدنانير لا يطل با الافتراق قبل القبض رأى قبض البدلين وان كان مبادلة

لبطل لأنه صرف والصرف يبطل بالا فتراق قبل قبض البدلين وكذا اقراض المكيل لا يبطل بالا فتراق ولو كان مبادلة لبطل لا يبطل بالا فتراق لأنه صرف والصرف يبطل بالا فتراق قبل القبض البدلين وكذا اقراض المكيل لأن بيع المكيل لمكيل مثله في الذمة لا يجوز فثبت بهذه الدلائل ان الاقراض اعارة“ (بدائع الصنائع ٤/ ٣٩٢)

مذکورہ بالا عبارات کی روشنی میں صورتِ مسئلہ کا جواب واضح ہوا کہ چاندی یا سونے کو قرض پر دینا جائز ہے۔ اور واپسی میں عین چاندی یا سونا دینا جائز ہے۔ اگرچہ یہ مبادلہ عقد صرف ہے۔ جس میں ادھار حرام ہے۔ تاہم قرض کی صورت حرمت سے مستثنیٰ ہے۔

(۳) قرض کی واپسی کی صورت میں کس قیمت کا اعتبار ہوگا؟ اس سلسلہ میں بھی ملحوظ رہے۔ کہ قرض واستقرض چونکہ صرف اشیاء مثلیہ میں جائز ہے۔ جیسے مکملی، موزونی اور معدودی متقارب جیسے اخروث، انڈا وغیرہ نیز یہ بھی واضح رہے کہ مثلی ہر وہ چیز ہے۔ جس کے احاد میں تفاوت نہ ہو۔ اگرچہ ان کے قیمت میں فرق پائے ہو۔ تاہم معتد بہ فرق نہ ہو۔

”كما في الشنا ميه قوله: (في مثلي) هو كل ما يضمن بالمثل عند الاستهلاك وفي الرد. (قوله في مثلي) كالمكيل والموزون والمعدود والمتقارب كالجزو والبض: وحاصله: ان المثلي ما لا تتفاوت احاده: أي تفاوتاً تختلف بالقيمة قال نحو الجزار تتفاوت احاده، تفاوتاً يسيراً“ (رد المحتار مع الدر: ٤/ ٣٨٨)

پس جو اشیاء مثلی نہ ہوتی جیسے، حیوان، بکڑی، زمین وغیرہ جن کے احاد میں قیمت کے اعتبار سے فرق کثیر ہو سکتا ہے۔ ان چیزوں کے استقرض قرض میں لینا جائز نہیں، اس لئے کہ ان کے حلاکت کی صورت میں اس کے مثل کا رد مشکل ہو سکتا ہے۔

”كما في الدر مع الرد قوله: لا في غيره من القيميات) كحیوان و حطب و عقار و كل متفاوت تعذر الرد“ (٤/ ٣٨٨)

لہذا مذکورہ عبارات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرض سونا و چاندی چونکہ (مثلی) موزونی ہے۔ جن کے واپسی پر اس کے مثل واپس کرنا ضروری ہوگا، تاہم اگر قیمت واپس کرنا ہو تو چونکہ سونا اور چاندی کے قیمتوں میں اتار چڑھاؤ ایک واضح حقیقت ہے۔ لیکن قرض کی واپسی میں اس میں وہی معتبر ہوگا جو یوم القبض تھا۔ ”نہ یوم الادا“ كما في الرد قوله: ولم يذکر حکم الغلاء والرحض وقد منا اولاً البیوع انه عندا بی یوسف تحب قیمتھا یوم القبض ایضاً وعلیه الفتویٰ كما في البزازیة والذخیرہ والخلاصة“ (رد المحتار: ٤/ ٣٩٠) مکتبہ امداد یہ

سونے کے زیورات قرض میں دیکر ان کی قیمت واپس لینا۔

احسن الفتاویٰ میں حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی ایک سوال کے جواب میں ارقام فرماتے ہیں: کہ زیورگی

اس کی قیمت لینے میں شہر ربوا کی کوئی وجہ نہیں:

”قال العلانی رحمہ اللہ: (و) صح (بیع من علیہ عشرة دراهم) دین (ممن ہی له) أي من دائنه فصح بیعہ منه

(دینار ابہا) اتفاقاً وقع المقاصة بنفس العقد اذ لا ربوا فی دین سقط. وقال : ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ (قوله: (وقع المقاصة بنفس العقد) بلا توقف علی ارادتهما لها بخلاف المسئلة الآتية فيه ووجه الجواز انه جعله ثمنه دراهم لا يجب قبضها ولا تعيينها بالقبض وذلك جائز اجماعا لان التعین للاحتراز عن الربوا ربوا النسبة ولا ربوا فی دین سقط انما الربوا فی دین يقع الخطر“ (رد المحتار ص ۲۶۶ ج ۴)

البتہ اگر زیور کی بجائے زیور ہی لے جائے تو مبادلہ الجنس بالجنس ہونے کی وجہ ربوا ہونے کا مغالطہ ہو سکتا تھا؟ مگر درحقیقت اس صورت میں بھی ربوا نہیں بلکہ یہ قرض ہے۔ ربوا النسبہ جب ہوتا ہے۔ کہ مبادلہ الجنس بغير الجنس ہو یا مبادلہ الجنس بالجنس ہو اور اس میں لفظ بیع یا مبادلہ یا معاوضہ استعمال کیا گیا ہو۔ اگر جنس دیکر وہی جنس واپس لینے کا معاملہ کیا ہو مگر بیع یا مبادلہ یا معاوضہ کے الفاظ نہیں کہے تو یہ قرض ہے۔ خواہ قرض کا لفظ کہے یا نہ کہے اور یہ بلاشبہ جائز ہے۔ (احسن الفتاویٰ ج ۷/ ۱۷۴ باب القرض والدين)۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

کتبہ

نعمت اللہ حقانی

دارالافتاء جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان بنوں

۳/۱۸/۱۴۲۷ھ/۱۷/۴/۲۰۰۶ء

الجواب صحیح

عظمت اللہ بنوئی

دارالافتاء جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان بنوں

۳/۱۸/۱۴۲۷ھ/۱۷/۴/۲۰۰۶ء

جامعہ المرکز الاسلامی

کا عظیم علمی، فقہی، تحقیقی شاہکار

مجموعہ مقالات دوسری بنوں فقہی کانفرنس

ترتیب و تدوین کے آخری مراحل میں، جس میں

پروفیسر فاضل، اجتہاد اور عصر حاضر، اعضاء کا انتقال اور پیوند کاری، گروپ انشورنس، اسلام کا قانون بین الممالک، ہبہ میں قبضہ کی شرعی حیثیت، گریجویٹی پوسٹ مارٹم فساد و عدم فساد و صوم کا معیار، عصر حاضر کا چیلنج اور علماء کرام کی ذمہ داریاں، ہاؤس بلڈنگ کے قرضوں پر بحث اور اس کا حل، موجودہ معاشی مسائل کا حل فقہی مواد کی تشکیل جدید، تعزیر الممالک کی شرعی حیثیت، موجودہ انتخابات، سودی نظام کا اسلامی متبادل، بیع بالوفاء، اختلاف مطالع و رمضان و عیدین کی وحدت، انسانی حقوق، رسول اکرم ﷺ کی دعوت میں انسانی نفسیات کا لحاظ، قادیانی کفر کے کس قسم میں داخل ہیں، انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت، مجموعہ سودور بن، یہودی و عیسائی تنظیموں کی سرگرمیاں، حقوق نسواں کا شرعی تصور، احتساب وغیرہ جیسے اہم عنوانات پر تفصیلی مقالات شامل اشاعت ہیں۔ جو کہ بڑی محنت اور کادشوں سے کتابی صورت میں پیش کئے جا رہے ہیں۔ جلد ہی اپنی اپنی محفوظ فرمائیں۔

برائے رابطہ: دفتر جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان بنوں فون: 0928-331353 فکس نمبر: 0928-331355

ای میل: almarkazulislami@maktoob.c